ہمارے ہاں زور دیا جاتا ہے اور یہ چیز ایسی عادت بن گئی ہے کہ اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس کو بُرا سمجھا جاتا ہے، گویا یہ بھی ایک ضروری چیز ہے۔ اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ''قیامت میں وہ جگہ گواہی دے گی جہاں سنتیں ادا کی گئی ہیں''۔ سوال یہ ہے کہ اس پر اتنا زور دینا کیا مقام رکھتا ہے؟ نیز یہ کہ دلیل میں جو بات کہی جاتی ہے وہ حدیث میں ہے یا قرآن میں؟ یہ بھی فرمائیے کہ جگہ کی تبدیلی کے کیا معانی ہیں؟ کیا وہاں سے بالکل ہٹ جانا چاہیے جہاں فرض نماز ادا کی گئی ہے؟

جواب: فرض کے بعد مقتدیوں کے لیے جگہ بدل کر سنتیں ادا کرنا مستحسن ہے، ضروری نہیں، اور جگہ بدلنے کے معنی یہ ہیں کہ مقتدی اپنی جگہ سے ایک قدم آگے یا پیچھے، دائیں بائیں ہٹ جائے۔ اگر اس نے اتنا بھی کرلیا تو جگہ بدل گئی۔ البتہ اس کو ضروری قرار دینا غلط ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ فرض کے لیے جو صف بندی کی گئی تھی وہ فرض ادا ہوجانے کے بعد توڑ دی جائے۔ اگر فرض کے بعد امام اور مقتدی ٹھیک اپنی اپنی جگہ پر سنتیں شروع کر دیں تو نئے آنے والے کو یہ دھوکا ہوسکتا ہے کہ ابھی جماعت کی نماز ہو رہی ہے۔ اگر امام اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو یا دو چار مقتدی بھی صف سے اِدھر اُدھر ہوگئے ہوں اور صف ٹوٹ چکی ہو تو یہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ ہر مقتدی کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ لازماً وہ اپنی جگہ بدل ہی دے۔

دلیل میں جو بات کہی جاتی ہے وہ اس خاص مسئلے سے متعلق نہیں ہے، کیوں کہ زمین قیامت میں ہر اس عمل کی خبر دے گی جو اس پر کیا گیا ہوگا، چاہے وہ اچھا ہو یا بُرا۔ اگر ایک ہی جگہ فرض اور سنتیں دونوں ادا کی گئی ہوں، تب بھی وہ اس کی گواہی دے گی۔ زمین کی گواہی جگہ بدلنے پر منحصر نہیں ہے۔ زمین کے خبر دینے کا ذکر سورۃ الزلزال کی آیت يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ (جس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔ ۹۹:۴) میں موجود ہے۔ اس آیت کی تشریح میں جو احادیث آتی ہیں، ان میں بھی اس کا ذکر ہے۔ (مولانا سیّد احمد عروج قادری)

نماز میں گھڑی دیکھنا

سوال: نماز کے دوران غیرارادی یا ارادی طور پر گھڑی پر وقت دیکھ لینا کیا فاسدِ صلوٰۃ

ہوگا؟

جواب: نماز دراصل اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی اور مخاطبت کا وقت ہے۔ اس وقت کسی اور طرف توجہ کرنا بالکل اسی طرح ہے کہ ایک شخص کو آپ اپنی طرف متوجہ کریں اور پھر آپ کسی اور کام میں مشغول اور اس کی طرف سے بے توجہ ہوجائیں۔ اسی لیے نماز جیسی عبادت کا صحیح تقاضا تو یہ ہے کہ اس وقت آدمی اپنے آپ کو کلیتاً اللہ تعالیٰ کی طرف یک سو کرلے اور قصداً وقت وغیرہ نہ دیکھے۔

تاہم، اگر کوئی شخص وقت دیکھ ہی لے اور سمجھ لے، البتہ زبان سے اس کا تلفظ ادا نہ کرے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ چنانچہ فتاویٰ عالم گیری میں ہے:

اگر کوئی شخص دورانِ نماز فقہ کی کسی کتاب میں سے کچھ حصّہ دیکھ لے اور سمجھ لے تو بالاجماع نماز فاسد نہیں ہوگی۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور جب محراب پر قرآن کے علاوہ کوئی دوسری چیز لکھی ہو، نمازی اسے دیکھے، اس پر غور کرے اور پھر سمجھ لے تو امام ابویوسفؒ کی راے ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی اور مشائخ احناف نے اسی راے کو قبول کیا ہے۔ (ج۱،ص ۵۳)

اور اگر بلاارادہ نظر پڑگئی تب تو ظاہر ہے کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ (مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

محراب میں تصاویر یا بزرگوں کے نام لکھنا

سوال: عموماً دیہات کی بعض مساجد کی محرابوں اور سامنے کی دیواروں پر بزرگوں کے نام یا فطرت کے آثار کی تصاویر بنائی دکھائی دیتی ہیں۔ اس ضمن میں ہدایت فرمائیں؟

جواب: محراب میں تصویروں کی نقاشی خواہ وہ کسی بھی ذی روح کی ہو سخت گناہ اور مکروہ ہے۔ ہدایہ میں ہے: ''سب سے زیادہ کراہت اس تصویر میں ہے جو امام کے سامنے ہو، پھر اس میں جو اس کے سر کے اُوپر ہو، پھر دائیں، پھر بائیں اور پھر پیچھے کی تصویر''۔ اور یہ کہ: ''مکروہ ہے کہ اس کے سر کے اُوپر چھت میں یا کوئی لٹکی ہوئی تصویر ہو''۔ (ہدایہ، ج۱،ص ۱۲۲)

اس لیے کہ اس میں شرک کا شبہہ پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے زمانے میں قبرپرستی اور اولیاپرستی کا مرض جس طرح عام ہے، اس فضا میں نمازی کے سامنے دیواروں پر بزرگوں کے نام لکھنا اور